حاصل ہے اور جس نے سماج و معاشرے کی اصلاح، قوم و وطن کی سلامتی اور رائے عامہ کی استواری میں اہم رول ادا کیا، اس کا آغاز مغرب میں مشرق سے قبل ہوا۔ یورپی ممالک اور مغربی دنیا نے مشرقی ممالک اور خاص طور پر دنیائے عرب سے بیشتر ترقی کی۔ جدید علم و فن کے باعث اس کے پاس مختلف قسم کی مشینریاں اور چیزیں ایجاد ہو چکی تھیں چنانچہ ہر میدان میں مغرب مشرق سے فوق تر تھا۔

اسی طرح فن صحافت کی بادِ نسیم سے مغربی سرزمین کافی پہلے سے محظوظ ہو رہی تھی اور اس وقت مصر اور دوسرے عرب ممالک اس فن سے بالکل نا آشنا تھے۔ مصر میں اس فن کی ابتداء فرانسیسیوں کی آمد سے ہوتی ہے۔ یہ آمد ۱۷۹۸ء میں ہوئی۔ نپولین بوناپارٹ نے مصر کو جدید علم و فن سے روشناس کرنے میں ایک بنیادی اور کلیدی رول ادا کیا۔ مختلف علم و فن کے ساتھ ساتھ صحافت سے بھی وادی مصر آشنا ہوئی اور پریس بھی قائم ہوا جس نے فن صحافت کی تخم ریزی کرنے اور اس کو نشو و نما دینے میں مثالی کردار ادا کیا۔ جنرل بوناپارٹ نے اپنی آمد کے ساتھ اسکندریہ میں ایک پریس کے قیام کا حکم دیا۔ چنانچہ یہ پریس "المطبعہ الاھلیہ" کے نام سے قائم ہوا۔ یہ وہ عظیم نعمت تھی جو مصریوں کو حاصل ہوئی اور جس سے علم و فن اور صحافت کی شمع روشن ہوئی۔

صحافت کے میدان میں پریس نے عظیم خدمت انجام دی۔ رسائل و جرائد کی طباعت و اشاعت میں پریس نے وہ کارنامہ انجام دیا جو کام ایک طرح سے مشکل نظر آرہا تھا۔ اس قدر اخبارات و جرائد کا نکلنا، اور اتنی سرعت رفتاری کے ساتھ اخبار نویسی کا چلن پریس کے بغیر ناممکن تھا۔

دراصل عربی صحافت کے آغاز و ارتقاء کا دور وادئ مصر ہی سے شروع ہوتا ہے۔ معمولی عرصہ میں مصر کی عربی صحافت نے مثالی ترقی و شہرت حاصل کرلی۔ یہاں کی عربی صحافت دیگر عرب ممالک سے نمایاں ہے، بلکہ فن کے اعتبار سے یہاں کی صحافت مغربی صحافت سے کسی قدر کم نہیں۔ صحافت کے جو اصول و مبادی اور قواعد و ضوابط ہیں تمام تر مصری صحافت میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ واقعات و حادثات کی رپورٹنگ میں وہ تمام

ذرائع اور راستے اپنائے جاتے ہیں جو مغرب میں رائج ہیں۔ ان واقعات و حادثات کو بہترین شکل میں پیش کرنے کے علاوہ بہترین افتتاحی کلمات، مایہ ناز فنکاروں اور محققین کے علمی، ادبی، سیاسی، سماجی اور اقتصادی فضا میں بھی اس کی زینت و زیبائش میں اضافہ کرتے ہیں۔

ہر اخبار یا مجلہ کی ادارت کے لیے ایسے صاحب علم و فراست کا انتخاب ہوتا ہے جو ہر لحاظ سے کامل و برتر ہو۔ خود مصر کا ہر فرد اخبارات و جرائد سے غیر معمولی تعلق رکھتا ہے۔ اس وقت تمام مصری اخبارات اپنی آب و تاب کے ساتھ شائع ہوتے ہیں۔ بہترین خبروں، دلفریب تصویروں، علم و جانکاری سے پر مقالوں اور طباعت کی صفائی و ستھرائی کے اعتبار سے صحافت کے میدان میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ یہاں پر کچھ تفصیلی بحث ضروری معلوم پڑتی ہے۔

پہلا دور

مصر میں صحافت کا آغاز ایک فرانسیسی اخبار LE COURRIERDE L, EGYPT. "برید مصر" سے ہوا۔ فرانسیسی زبان کا یہ پہلا اخبار ہے جس کو فرانسیسیوں نے ۱۷۹۸ء میں مصر میں آنے کے بعد نکالا۔ یہ خالص سیاسی اخبار تھا جس میں سیاسی چیزیں اور حکومت کی کارروائیاں شائع ہوتی تھیں۔ یہ ہر پانچویں دن شائع ہوتا۔

دوسرا فرانسیسی اخبار LADECADE EGYPTIANNE "العشریۃ المصریۃ" ہے۔ دونوں اخبار کی اشاعت تقریباً ایک ساتھ ہوئی۔ یہ اخبار ہر دسویں دن نکلتا۔ یہ ایک علمی و ادبی اخبار تھا۔ زراعت و تجارت سے متعلق چیزیں شائع ہوتیں۔

مصر میں "عربی صحافت" کا آغاز بھی فرانسیسیوں کے ہاتھوں ہوا، اور عربی اخبار جو وادیٔ مصر سے نکلا اس کا سہرا بھی ان کے سر جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۷۹۹ء میں انھوں نے "التنبیہ" کے نام سے ایک عربی جریدہ نکالا۔ خاص طور پر اس میں فرانسیسی حکومت کی کارکردگی اور اس کے ترقیاتی منصوبوں، پلان، کا ذکر ہوتا۔ چونکہ نپولین مصریوں کو اپنے سے قریب تر کرنے اور ان کی جانب سے حسن ظن حاصل کرنے کا خواہاں تھا، اس لیے اس اخبار کے ذریعہ اس نے لوگوں کی مقبولیت حاصل کرنے اور خاص لوگوں کو ساتھ